بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۲۹ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۸ وفا ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۸ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے پیشاب کی تکلیف ہے اور متلی کی بھی شکایت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو

خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اُس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے

یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت تلخ شربت ہے تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازے میں داخل ہوتے ہیں

"پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اِس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اُس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر پوری اِطّلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُسی کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو اگر ایسی حالت ہو جائے تو اِس کا نام پرستش ہے مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا

(باقی صفحہ ۸ پر)

خدا کو پانے کی راہ

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس مرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے اگر کچھ بیناہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالبِ صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیرت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کرلے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے ..... تم ان راہوں سے آؤ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے اندر داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے اگر گذرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے ..... اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔"

(ملفوظات جلد ۳۔ صفحہ ۱۸۹، صفحہ ۱۹۰)

ایک سراسر جھوٹی من گھڑت اور شرارت پر مبنی خبر کی پُرزور تردید

قومی اخبارات سے بے بنیاد خبریں شائع نہ کرنے کی اپیل

ربوہ ۲۶ جولائی۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے ایک پریس ریلیز میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ افغانستان میں کارمل انتظامیہ نے احمدیوں کو سیاسی پناہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ یہ خبر بالکل جھوٹی اور من گھڑت اور شرارت پر مبنی ہے اور جس شخص عبدالباسط کا خبر میں ذکر کیا گیا ہے ہمیں اس کے بارہ میں قطعاً کوئی علم نہیں ہے کہ وہ کون ہے اور اس کا کوئی وجود بھی ہے یا نہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ہمارا کسی بھی دائیں یا بائیں بازو سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم محض پاکستان کے محبِ وطن شہری ہیں۔

پریس ریلیز میں قومی اخبارات سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ ایسی بے بنیاد خبروں کی اشاعت سے گریز کریں اور ملک کے ایک محبِ وطن طبقہ کی دل آزاری کا باعث نہ ہوں۔

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ شوال ۱۴۰۴ھ

۲۸ وفا ۱۳۶۳ ہش

دعاؤں کو نتیجہ خیز بنانے میں صبر و استقلال کی اہمیت

یوں تو انسان ہر گھڑی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد، اس کی حفاظت اور فضل و رحمت کا محتاج ہے لیکن جب وہ مشکلات و مصائب کے دوران گھرا ہوا ہو اور وہ مشکلات و مصائب ہوں بھی اس نوعیت کے کہ بظاہر حالات ان سے نجات حاصل کرنا اس کے بس میں نہ ہو تو اس بے بسی کے عالم میں اس کی محتاجی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہوتا کہ وہ خدا تعالیٰ سے اس کی معجزانہ مدد کا طالب ہو تاکہ خدا تعالیٰ اسے اپنی تائید و نصرت سے نواز کر مشکلات و مصائب سے نجات کی کوئی راہ اس کے لئے کھول دے۔

ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں نصرت الٰہی کے حصول کے دو ذریعے بتائے ہیں اور وہ ہیں صبر اور دعا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۴)

یعنی اے مومنو! صبر اور دعا کے ذریعہ اللہ کی مدد مانگو اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہاں صبر سے مراد مشکلات و مصائب پر صبر کرنا بھی ہے اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ حصولِ نصرت الٰہی کے لئے صبر و استقلال سے دعائیں کرتے چلے جاؤ یعنی جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو اور یہ مطالبہ نہ کرو کہ خدا تعالیٰ چشم زدن میں مشکلات و مصائب کو دور کر دے۔ ایک مومن مشکلات و مصائب برداشت کرنے میں بھی صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتا ہے اور دعائیں مانگنے میں بھی وہ صحیح معنوں میں مستقیم الحال ہوتا ہے۔ وہ کمال صبر و استقلال سے دعائیں کرتا چلا جاتا ہے وہ تھکنے یا ہمت ہارنے کا نام نہیں لیتا بلکہ اپنی دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں لگا رہتا ہے۔ وہ اس یقین سے پُر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب مناسب خیال کرے گا اپنی مدد ضرور کرے گا مصائب کو دور کر دے گا لیکن دور کرے گا ضرور۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ گڑگڑا کر مانگنے والے کی جھولی اس کی مراد سے نہ بھرے۔

پھر ایک حقیقی مومن یہ بھی جانتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے عملی اظہار میں تاخیر میں بھی خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی صبر و استقلال کی قوتوں کو آزمانا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی جلد بازی اسے حصول نصرت سے محروم کرنے کا بھی موجب ہو سکتی ہے۔ پھر اسے اس امر کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں من جانب اللہ جتنی زیادہ تاخیر ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ واضح اور کھلی نصرت سے خدا تعالیٰ نوازتا ہے اور نہ صرف تمام مشکلات و مصائب کو دور کر دکھاتا ہے بلکہ ایسے ایسے غیر معمولی فضل فرماتا ہے کہ جن کا اپنے اور پرائے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر متضرعانہ و دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں مراد یابی میں تاخیر بجائے خود قبولیت کی علامت ہوتی ہے بشرطیکہ دعائیں کرنے والا نصرت طلب کرنے میں سست نہ ہو اور ہمت نہ ہارے۔ اسی لئے حقیقی مومن دعاؤں سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ مسلسل دعائیں کرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارا مجیب خدا اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ کے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ تاخیر میں یا تو اس کی کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ یا پھر ہماری دعائیں ابھی اپنے کمال کو نہیں پہنچیں۔ اسی لئے وہ دعائیں کرنے میں نہ تھکتے ہیں اور نہ ماندہ ہوتے ہیں بلکہ ان کا جوش اور گریہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ان کا یہ استقلال آخر رنگ لاتا ہے اور فضل کے دروازے اس شان سے کھلتے ہیں کہ پھر کبھی بند نہیں ہوتے۔

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صبر و استقلال سے دعائیں کرنے اور مسلسل کرتے چلے جانے کی اہمیت کو بڑے ہی پُر معارف انداز میں واضح فرمایا ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دعا کو اس نقطہ اور محل پر پہنچانا ضروری ہے کہ جہاں پہنچنے پر وہ لازماً نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے۔ اور اس نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا ہے کہ پھر دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعا کی گئی ہے کیوں قبول نہ ہوتی۔ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ یہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔۔۔۔

یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے۔ دیکھو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ آج انسان شادی کرے تو کل اس کے گھر بچہ پیدا ہو جاوے حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر جو قانون اور نظام اس نے مقرر کر دیا ہے وہ ضروری ہے۔۔۔۔

اسی طرح دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تاؤن اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آ جاتا ہے اور دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جائے۔ جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح آتشی شیشہ کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آ کر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت و حدت اس مقام پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ جل اٹھتا ہے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(ازالہ اوہام اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرتِ صحابہؓ کا ایک تابناک ورق

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

دوسری قسط

مکرم
عبدالسمیع خان صاحب
ربوہ

قرآن کریم کی جب یہ آیت نازل ہوئی۔
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔
تو صحابہؓ کرام نے اپنا مرغوب ترین اشیاء اور محبوب ترین اموال کی قربانی کے جو نمونے دکھلائے وہ ورطۂ حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔ ان میں سے چند ایک واقعات ملاحظہ ہوں۔

اپنا مرغوب ترین مال پیش کر دیا

فتح خیبر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس سے اچھا مال مجھے اس سے پہلے کبھی نہیں ملا۔ آپؐ مجھے اس کے بارہ میں ارشاد فرمائیں۔
"حضورؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو اور پھلوں کو خیرات کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی شرط پر وہ زمین وقف کر دی۔
(صحیح بخاری۔ کتاب الوصایا باب الوقف)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ وہ ان کے لیے ایک لونڈی موضع جلولاء کی گرفتار شدہ عورتوں میں سے خرید کر بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا مگر جب یہ آیت اتری
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔
تو انہوں نے لونڈی کو بلایا۔ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھ کر اس کو آزاد کر دیا۔
(کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۱۴)

انصارِ مدینہ میں سے سب سے زیادہ باغات حضرت ابو طلحہؓ کے پاس تھے اور انہیں اپنے تمام اموال میں سے بیرحاء نامی باغ سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا کرتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔
تو حضرت ابو طلحہؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سب سے زیادہ بیرحاء پسند ہے اور میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور اللہ سے ثواب اور اجر کی امید رکھتا ہوں۔ آپؐ اس باغ کو منشاءِ الٰہی کے مطابق استعمال فرمائیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ مال بہت نفع مند ہے، بہت عمدہ ہے۔
(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ زیر آیت ھذا)

حضرت محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
تو حضرت زید بن حارثہؓ اپنا گھوڑا بطور صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے جس کو شبل کہا جاتا تھا۔ انہیں اس سے زیادہ اور کوئی مال محبوب نہ تھا۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گھوڑا قبول فرمایا اور ان کے بیٹے اسامہؓ کو دے دیا۔ حضور نے اس بات سے حضرت زیدؓ کے چہرہ پر کچھ اداسی محسوس کی (کہ باپ کی محبوب چیز بیٹے کو مل گئی) تو آپؐ نے فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس صدقہ کو تمہاری جانب سے قبول فرما لیا ہے۔
(دُرِّ منثور جلد ۲ صفحہ ۵۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مجھے معلوم ہوئی
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
تو میں نے یاد کیا کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے مجھے سب سے زیادہ کونسا مال پسند ہے۔ تو میں نے کوئی چیز اپنی رومی لونڈی (جس کا نام رمیثہ تھا) سے زیادہ محبوب نہ پائی۔ اس پر میں نے اسے اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔
(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۵۶۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ کو اپنے غلام حضرت نافع سے بہت محبت تھی۔ کیونکہ وہ بہت قابل اور صاحبِ علم خادم تھے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے حضرت ابن عمرؓ کو ۱۰ ہزار دینار پیش کیے اور کہا کہ نافع کو میرے پاس فروخت کر دیجیے۔ مگر ابن عمرؓ نے انکار کر دیا۔ اس پر عبداللہؓ نے پوچھا کہ پھر آپ ہی قیمت بتا لیجیے تو ابن عمرؓ بولے۔
کہ میں اس سے بہتر سودا کرنے والا ہوں میں اسے اللہ کے نام پر آزاد کرتا ہوں۔
(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۹۶)
(تفسیر قرطبی جلد ۴ صفحہ ۱۳۲)

شام کا وقت تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے عمدہ اونٹ پر سوار ہو کر نکلے جس کو انہوں نے بہت سے مال کے عوض خریدا تھا۔ حضرت ابن عمر کو اس کی چال پسند آئی۔ تو اس اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا اس پر سے اترے اور اپنے غلام نافعؓ سے فرمایا:۔
ذرا غور سے دیکھو کہیں اس اونٹ کا کان وغیرہ تو کٹا ہوا نہیں ہے۔
جب جواب نفی میں ملا تو حضرت نافعؓ سے فرمایا۔ اس کی نکیل اور کجاوہ اتار لو اور اس پر جھول ڈال دو اور اسے شعار کرو (کوہان پر معمولی سا شگاف ڈالنا) اور پھر اسکو ان اونٹوں میں شامل کر دو جنکی حرم مکہ میں قربانی کی جائے گی۔
(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب انہیں کوئی چیز اپنے مال سے زیادہ پسند ہوتی تو اسے اللہ کی راہ میں دے کر رب الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ آپؓ کے غلاموں کو آپ کی اس عادت کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی غلام عبادت کے لیے خوب تیار ہو کر مسجد میں جا کر بیٹھ جاتا۔ حضرت ابن عمرؓ جب اس کو اس اچھی حالت میں دیکھ لیتے تو خوش ہو کر اسے آزاد کر دیتے۔ آپؓ کے ساتھی آپؓ سے کہتے تھے کہ آپؓ کے غلاموں میں عبادت کا شوق نہیں یہ تو صرف آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا:۔
جو ہم کو اللہ کے معاملہ میں دھوکا دے گا ہم ضرور اس کے دھوکے میں آئیں گے۔
(حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۲۹۴)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدحداح رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے پاس دو باغ ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے جنت میں ویسا ہی باغ ملے گا؟ فرمایا ہاں پھر پوچھا کیا میری بیوی اور بیٹا بھی میرے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر ابو دحداحؓ نے کہا کہ میں اپنا بہترین باغ راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس گئے جو اسی باغ میں تھے۔ وہ باغ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اپنی بیوی کو یہ واقعہ بتایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے بہت اچھا سودا کیا ہے۔ پھر وہ سب اس باغ سے چلے گئے۔ آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی لہلہاتے ہوئے باغات ہیں۔
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔
مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ (البقرہ ۲۴۶)
کیا کوئی ہے جو اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تاکہ وہ اس کے لیے بہت بڑھائے۔ اور اللہ کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ بندہ کا مال لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔
(تفسیر کبیر رازی جلد ۶ صفحہ ۱۶۶)
(زیر آیت مندرجہ بالا)

بیش بہا قربانیاں

حضرت عثمانؓ کی مالی قربانیوں کا تو شمار ہی ممکن نہیں۔ صرف ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور جیشِ عسرہ کی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت عثمانؓ نے عرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کہ میں سو اونٹ مع ان کے پالان اور کجاوہ کے دوں گا۔ آنحضورؐ نے پھر دوبارہ ارشاد فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے مزید سو اونٹوں کا وعدہ کیا۔ حضورؐ نے پھر مزید توجہ دلائی تو حضرت عثمانؓ نے مزید سو اونٹوں کا وعدہ کیا۔ تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے دعا کی۔

اے میرے اللہ عثمان کو بھول نہ جانا عثمان پر کوئی مؤاخذہ نہیں اگر آج کے بعد وہ کوئی عمل نہ کرے"۔

- غزوہ تبوک میں انہوں نے ایک ہزار سواریاں پیش کیں اور غزوہ کے کل خرچ کا ایک تہائی پیش کر دیا یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ لشکر والوں کی کوئی حاجت باقی نہیں رہی جو انہوں نے پوری نہ کر دی ہو۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۵۹)

- حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بھی خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔ بلکہ صفِ اوّل کی قربانی کرنے والوں میں تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے سات سو اونٹ مع سامان تجارت کے صدقہ کیے ایک بار چار ہزار درہم پھر چالیس ہزار درہم پھر چالیس ہزار دینار، پھر پانچ سو اونٹ، پھر ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں صدقہ کیں۔ کئی سو گھوڑے جہاد کے لیے پیش کیے اور یہ سارا مال وہ تجارت سے حاصل کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۹۸ تا صفحہ ۹۹)

- جب حضرت کعبؓ بن مالک کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اس شکرانے میں اپنا سارا مال صدقہ کرتا ہوں۔ مگر آنحضورؐ نے اسے منظور نہ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس رکھ لو۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب لا صدقۃ الا عن ظہر غنیٍ)

- حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر تھے۔ ان کا وظیفہ پانچ ہزار دینار تھا۔ مگر جب بیت المال سے وظیفہ کی رقم ملتی تو وہ ساری صدقات میں دے دیتے اور خود چٹائیاں بن کر وجہ معاش پیدا کرتے۔

(الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۷۲)

- حضرت زبیرؓ بن العوام کے ایک ہزار غلام تھے۔ وہ روزانہ جو کچھ کما لاتے صدقہ کر دیتے اپنے گھر میں ایک پیسہ بھی نہ آنے دیتے۔

(اصابہ بحوالہ سیر المہاجرین حصہ اوّل صفحہ ۲۶)

- ایک بار قبیلہ مضر کے لوگ آئے وہ بہت فاقہ زدہ اور بدحال تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور ان کے لیے صدقہ کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے کپڑوں اور غلے کا ڈھیر لگا دیا۔

(سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ)

- ایک بار ایک صحابیؓ انڈے کے برابر سونا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا مجھے ایک کان سے ملا ہے اسے میری طرف سے بطور صدقہ قبول فرمائیے اس کے سوا میرے پاس اور کچھ بھی نہیں ہے۔ مگر حضورؐ نے اعراض فرمایا۔ پھر وہ صحابیؓ دائیں طرف سے آئے اور یہی عرض کیا مگر حضورؐ نے دوبارہ منہ پھیر لیا۔ تیسری بار پھر یہی ہوا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا لے کر اس کی طرف پھینکا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنا تمام سرمایہ صدقہ میں دے دیتے ہو اور پھر بھیک مانگنے لگتے ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی انسان کے پاس کچھ مال رہ جائے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الزکوٰۃ باب الرجل یخرج من مالہٖ)

- حضرت اسماءؓ کے پاس ایک ہی لونڈی تھی۔ اسے فروخت کر کے رقم صدقہ کر دی۔

(مسلم کتاب السلام باب جواز ارداف المرأۃ)

- حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ سے زیادہ کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ ان دونوں کی سخاوت کے طریقے مختلف تھے حضرت عائشہؓ تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کرتیں۔ اور جب کچھ مال جمع ہوتا تو تقسیم کر دیتیں۔ مگر حضرت اسماءؓ تو کوئی چیز پاس رکھتی ہی نہیں تھیں۔

(الادب المفرد۔ باب السخاوۃ)

- حضرت زینب بنت جحش ام المومنینؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "لمبے ہاتھوں والی" قرار دیا تھا یعنی بہت صدقہ و خیرات کرنے والی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آپ کا سالانہ نفقہ آپ کی خدمت میں بھیجا تو اس پر کپڑا ڈال دیا پھر حضرت زینبؓ نے بزرہ بنت رافع کو حکم دیا کہ یہ سارا مال میرے رشتہ داروں اور مساکین میں تقسیم کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب تھوڑا سا مال رہ گیا تو بزرہ نے کہا کہ اس میں میرا کوئی حق نہیں۔ فرمایا کپڑے کے نیچے دیکھو۔ اس وقت صرف پچاسی درہم رہ گئے تھے کہا یہ تم لے لو۔ اور پھر دعا کی کہ اے خدا اس سال کے بعد میں عمرؓ کے عطیہ سے فائدہ نہ اٹھاؤں دعا قبول ہوئی اور اسی سال حضرت زینبؓ کا انتقال ہو گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۷۸)

- حضرت سودہؓ کی خدمت میں حضرت عمرؓ نے ایک تھیلی بھیجی۔ انہوں نے لانے والے سے پوچھا اس میں کیا ہے۔ بولا درہم ہیں فرمایا کیسا تھیلیوں میں کھجوروں کی طرح درہم بھی بھیجے جاتے ہیں اور اسی وقت سارا مال تقسیم کر دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۸)

زیورات پیش کر دیئے

عورتوں کو زیورات سے زیادہ کونسی چیز پیاری ہوتی ہے۔ مگر صحابیاتؓ رسولؐ نے خدا کے لیے ان زیورات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔

- ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۂ عید میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دی۔ صحابیاتؓ کا مجمع تھا۔ حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے۔ اور صحابیاتؓ اپنے کانوں کی بالیاں، گلے کے ہار اور انگلیوں کے چھلے تک اتار کر پھینکتی جاتی تھیں۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید)

- ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کی طرف توجہ دلائی۔ ابھی آپؐ واپس گھر نہیں پہنچے کہ حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی آگئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آج آپؐ نے صدقہ کا حکم دیا تھا۔ میرے پاس یہ کچھ زیورات ہیں جو میں بطور صدقہ پیش کرتی ہوں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الاقارب)

قابل رشک تکلف

بعض صحابہ تکلف کے ساتھ یہ کوشش کرتے تھے کہ اپنی بہترین اور پسندیدہ اشیاء اپنے مولیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔

- حضرت ربیع بن خیثمؓ کی بیوی روایت کرتی ہیں کہ جب بھی ہمارے دروازے پر کوئی سائل آتا تو ربیع مجھے کہتے کہ اس سائل کو شکر دے دو کیونکہ مجھے شکر پسند ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد ۴ صفحہ ۱۳۲)

- حضرت ابن عمرؓ شکر کی بوریاں خرید کر خیرات کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ان کی قیمت کو صدقہ کیوں نہیں کر دیتے۔ انہوں نے فرمایا مجھے شکر پسند ہے اور میں اپنی پسندیدہ چیز ہی خدا کی راہ میں خرچ کروں گا

(تفسیر درمنثور جلد اوّل صفحہ ۵۱)

(جاری ہے)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ محترم جناب خواجہ عبدالکریم ڈار صاحب آف ایسٹ افریقہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ اور ۲۹ مارچ ۱۹۸۴ء کو واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم ۱۹۱۷ء میں پہلی جنگ عظیم میں برطانوی فوج میں بسلسلہ ملازمت ٹانگانیکا تشریف لے گئے تھے۔ اور جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد ٹانگانیکا ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ اپنے حسن خلق کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں عزت اور محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ۱۹۲۴ء میں آپ کی شناسائی حضرت عبداللہ خان صاحب مرحوم سے ہو گئی جو ان دنوں MOMBO ریلوے میں سٹیشن ماسٹر تھے۔ حضرت عبداللہ خان صاحب کی نیک صحبت اور تربیت سے متاثر ہو کر آپ نے بیعت کر لی تھی۔ لوگوں نے مرحوم کا بائیکاٹ کر دیا اور سخت مخالفت کی لیکن ان تمام امتحانوں میں آپ ثابت قدم رہے۔

اللہ تعالیٰ کا مرحوم پر جو فضل و احسان رہا ہے۔ ان کی بیگم صاحبہ نے بھی ان سے پورا تعاون کیا اور اپنی اولاد کی تربیت میں اپنے نیک خاوند کا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے ان کی تمام اولاد کو اخلاص اور نیکی عطا فرمائی۔ اور سب کی سب ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرتے رہے۔ ان کے تین فرزند خدا کے فضل سے ڈاکٹر ہیں بڑے فرزند ڈاکٹر طفیل احمد ڈار پہلے تنزانیہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ اور بعد میں پاکستان میں آ گئے اور فیصل آباد میں پریکٹس کرتے رہے اور چند سال ہوئے۔ وہاں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ ان کے دوسرے فرزند جناب نذیر احمد ڈار صاحب محکمہ پولیس میں سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے اور اب لندن میں مقیم ہیں اور لندن جماعت کے صدر ہیں۔ اور ان سے چھوٹے فرزند ڈاکٹر بشیر احمد ڈار صاحب جنوبی انگلینڈ اور ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب لندن میں پریکٹس کرتے ہیں۔ الغرض آپ کی تمام اولاد لڑکے لڑکیاں سب کے سب سلسلہ کے سرگرم کارکن ہیں اور خدمت دین میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی تین بچیوں میں سے ایک ڈاکٹر تھیں جو اپنے خاوند کے ہمراہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ باقی دو بیٹیاں اپنے خاوندوں کے ساتھ لندن میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹی محترمہ امۃ الرحمان فاطمہ حبیب سیکرٹری تعلیم و تربیت لندن ہیں اور تیسری سب سے چھوٹی محترمہ سارہ رضوی صاحبہ نجمہ اماء اللہ یوکے کی نائب صدر ہیں۔

محترم عبدالکریم ڈار صاحب مرحوم حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے تھے اور اکثر غریب بیواؤں اور یتامیٰ کی حتی المقدور مدد کرتے رہتے تھے۔ اور صدقات میں ہمیشہ فراخدلی کا نمونہ پیش کرتے تھے۔

الغرض آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد تمام عمر نیکی میں گزاری۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین!

(ہم ہیں: ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ دو پُر حکمت قرآنی دُعائیں

مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں ہر قسم کے حالات کے لئے مناسب دعائیں مختلف انبیاء و صلحاء کی زبانی بیان ہوئی ہیں اور یہ وہ دعائیں ہیں جو اپنے اپنے وقت میں قبولیت کا رنگ پا چکی ہیں۔ گویا آزمودہ نسخہ کا حکم رکھتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان دعاؤں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان حالات و واقعات کا بھی ذکر فرمایا ہے جن حالات سے دوچار ہو کر یہ دعائیں کی گئیں۔ اُن مساعی جمیلہ اور جدوجہد کا بھی ذکر فرمایا جو انبیاءؑ نے اپنے وقت کے لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے کے لئے کیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی مثال اس سلسلہ میں درخشندہ مثال ہے۔ سورۃ نوح میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۝ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ (نوح ۷ تا ۱۱)

پھر اس نے (نوح نے) اللہ سے کہا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات کے وقت بھی پکارا اور دن کے وقت بھی پکارا۔ مگر میری تبلیغ کی وجہ سے وہ اور بھی دور بھاگنے لگے اور میں نے جب کبھی ان کو تبلیغ کی تاکہ وہ مان لیں اور تو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور انکار پر اصرار کرنے لگے اور شدید تکبر سے کام لیا پھر میں نے اُن کو بلند آواز سے (یعنی تقریروں کے ذریعہ سے) تبلیغ کی پھر میں نے ان کو ظاہر میں سمجھانے کے بعد ان کو پوشیدہ تبلیغ کی۔ اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے.....

چنانچہ آپ توحید حقیقی کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے آپ نے نظام شمسی کو خدا تعالےٰ کی توحید کے لئے ایک دلیل کے طور پر پیش فرمایا۔ چاند و سورج کی تخلیق کی حکمتوں پر روشنی ڈالی اور روحانی وجود جو سورج چاند اور ستاروں سے روحانی عالم میں مماثلت رکھتے ہیں پیش فرمایا اور ان کو مان کر خدا تک پہنچنے کے راستے بتائے مگر کوئی پیش نہ گئی تب آپ نے کہا:-

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ وَّ لَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۝ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝

(نوح ۲۳ تا ۲۷)

پھر نوحؑ نے کہا اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور میری بجائے اس کے پیچھے چل پڑے ہیں جس کا مال و اولاد اس کو روحانی گھاٹے میں بڑھاتا جا رہا ہے اور میرے خلاف انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں کی ہیں اور اپنی قوم کو کہتے رہے ہیں کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑو۔ نہ وَدّ کو چھوڑنا نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق اور نہ نسر کو چھوڑنا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے اور اے خدا تو ظالموں کو صرف ناکامی میں ہی زیادہ کرنا۔ وہ اپنے گناہوں میں غرق ہیں اور اس سبب سے آگ میں داخل کئے گئے اور اللہ کے سوا انہوں نے اپنے لئے کوئی مددگار نہ پایا۔

ان آیات میں حضرت نوحؑ نے اپنی دن رات کی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں کی جانے والی مساعی کا ذکر فرما کر مخالفین کے ظلموں کا نقشہ کھینچا ہے کہ دن رات میرے اور میری جماعت کے خلاف بڑی بڑی تدبیروں میں لگے ہیں کیونکہ ان کو مال و دولت اور جتھا حاصل ہے۔ اور وہ شرک میں روحانی گناہ کے اعتبار سے یا حق اللہ کی عدم ادائیگی کے اعتبار سے بڑھتے جاتے ہیں اور حق العباد میں ظلم کر کے تیرے بندوں کو تنگ کر رہے ہیں۔ اس آیت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ معبودان باطلہ کا نام کچھ بھی رکھ لو وہ بنیادی طور پر خدا کے مقابل پر اختیار کئے جانے والے وجود ہیں جن کو انبیاءؑ کے مخالفین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور پھر اس میں یہ اشارہ مقصود ہے کہ اے پیارے رسولؐ تیرے زمانہ کے معبودان باطلہ کا حال حضرت نوحؑ کے زمانے کے معبودان باطلہ جیسا ہی ہوگا۔ گویا آپؐ کے زمانہ کے مخالفین کو حضرت نوحؑ کے زمانہ کے مخالفین سے یہ مشابہت دی گئی ہے کہ انجام کار دونوں ایک ہی طرح سے ناکام و نامراد ہوں گے نہ پہلے نبیوں کے مخالفت کرنے والے کامیاب ہوئے نہ اب ہوں گے۔ پھر حضرت نوحؑ نے وہ دعا کی جو اپنے اندر عجیب حکمتوں کو لئے ہوئے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مناسبت سے اپنے مخالفین کے خلاف دعائیں کی ہیں جو احادیث کی کتب میں مرقوم ہیں۔

چنانچہ حضرت نوحؑ کی دعا جو آپ نے کی وہ یوں ہے۔

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۔

(سورۃ نوح ۲۸ تا ۳۰)

اور نوحؑ نے یہ بھی دعا کی کہ اے میرے رب! زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ رہے۔ اگر تو اُن کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور وہ فاسق و فاجر اور کافر بچے ہی جنیں گے اور اے میرے رب مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے (روحانی) گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی بخش دے اور یوں کر کہ ظالم صرف تباہی اور بربادی میں ہی بڑھیں (ان کو اپنی تدبیروں میں دعوت الی اللہ کے خلاف اور انبیاء اور مومنین کے خلاف کوئی کامیابی نصیب نہ ہو) آمین۔

یہ بڑی جامع دعا ہے آپ نے عرض کیا کہ زمین پر کوئی ایسا گھر نہ رہے جو توحید حقیقی پر ایمان نہ لایا ہو یعنی وہ سب ایمان لے آئیں اور اگر ایمان نہ لائیں تو پھر تو اپنی تقدیر ان پر جاری کر اور سزا دے تاکہ دوسرے لوگ گمراہ نہ ہوں ورنہ تیری ہستی کا ثبوت مٹ جائے گا اور تیرے بہت سے بندوں کو جو ایمان کے قریب تھے کفر میں کھینچ کر لے جائیں گے اور آئندہ نسلوں کی غلط تربیت کر کے انہیں بھی مشرک اور خدا تعالےٰ کا منکر اور ابن الوقت اور شیطان کا بندہ بنا دیں گے چنانچہ اس پر جن لوگوں کے لئے ہدایت مقدر تھی انہیں ہدایت نصیب ہوگئی اور باقیوں پر طوفان نوحؑ نازل ہوا اور ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی اور اس سلسلہ میں خدا تعالےٰ نے کوئی لحاظ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ نوحؑ کے بیٹے کو بھی یہ کہہ کر کہ اس کے اعمال غیر صالح تھے ان کی ذریت سے کاٹ کر طوفان میں غرق کر دیا گیا۔

دوسری عظیم الشان مثال

اس سلسلہ میں ایک دوسری عظیم الشان مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حالات کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں فرماتا ہے کہ:-

فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ وَ قَالَ مُوْسٰى یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَیْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰۤ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ (یونس ۸۴ تا ۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بھی حضرت موسیٰ کی فرمانبرداری نہ اختیار کی مگر قوم کے چند بچوں نے بسبب فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے خوف کے کہ وہ خود یا ان دوسروں کے ذریعہ سے انہیں کہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دے۔ اور فرعون زمین میں (دنیاوی لحاظ سے) اونچی حیثیت والا تھا اور (بسبب اس کے) حد سے بڑھ جانے والوں میں سے تھا حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر یہ بات صحیح ہے کہ تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو اور اس کے فرمانبردار بھی ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں ان ظالم لوگوں کے لئے فتنہ کا موجب نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں کے ظلم سے بچالے اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم مصر میں چند مکانوں کی جگہ کو اپنی قوم کے رہنے کے لئے مخصوص کرلو اور تم سب لوگ اپنے اپنے گھر آمنے سامنے بناؤ اور ان میں عمدگی سے نماز ادا کیا کرو اور یہ وحی بھی کی کہ اے موسیٰ تو مومنوں کو کامیابی کی بشارت بھی دے دے۔

ان آیات میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شدائد و مصائب کے وقت میں خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اور کامل بھروسہ بہت فائدہ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں صبر کی طاقت ملتی ہے اور بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور ایسے وقت میں یہ ہدایت کہ واجعلوا بیوتکم قبلۃ میں فرمایا گیا ہے کہ ① اکٹھے ہو کر بوقتِ ضرورت ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ کیونکہ آمنے سامنے گھر بنانے کی یہی غرض ہوتی ہے۔ ② قبلہ کے معنی جہت کے بھی ہوتے ہیں یعنی ایک ہی طرف یا ایک ہی نظام کے ماتحت رہو۔ ③ قبلہ کے معنی نوع کے بھی ہوتے ہیں یعنی ایک ہی قسم کی بود و باش اختیار کرو۔ ظاہری اونچ نیچ کو ختم کردو۔ ④ اقیموا الصلوٰۃ کہہ کر دعاؤں میں استقلال کی تعلیم دی گویا یہاں ترقیات کے سات گر بتائے گئے ہیں یعنی اجتماع، تعاون، نظام۔ بڑے چھوٹے میں فرق۔ بود و باش میں ارتباط ہو۔ دعا استقلال کے ساتھ ہو اور نگرانوں کے لئے یہ ہدایت کہ وہ قومی بشارتوں کو قوم کے سامنے پیش کر کے قوم کے دل کو بڑھاتے رہیں۔

پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ یونس)

اور موسیٰ نے کہا کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کی قوم کے سرداروں کو اس دنیوی زندگی کے سامان زینت اور اموال دے رکھے ہیں۔ مگر اے ہمارے رب نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ وہ تیرے رستہ سے لوگوں کو برگشتہ کر رہے ہیں۔ پس اے ہمارے رب ان کے مالوں کو برباد کردے اور دلوں کو اپنی سزا سے پکڑ لے کیونکہ حالت یہ ہے کہ جب تک وہ عذاب الیم کو نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے۔ اس پر اللہ نے فرمایا تمہاری دعا قبول کرلی گئی پس تم دونوں ثابت قدمی دکھاؤ اور جو لوگ علم نہیں رکھتے ان کے راہ کی پیروی ہرگز نہ کرو۔

چنانچہ یہ دعا اس طرح سے قبول ہوئی کہ فرعون اور اس کا لاؤ لشکر مومنوں سے عداوت اور ان پر زیادتی کرنے کی وجہ سے پکڑا گیا اور خدا تعالیٰ نے انہیں سمندر میں غرق کر کے رکھ دیا جب کہ وہی سمندر مومنوں کی سلامتی کا باعث بن گیا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کہ اس زمانے کا فرعون یعنی ابوجہل جس لشکر کو بدر کے میدان میں لے کر آیا تھا۔ آپ کی دعا کے نتیجہ میں اس کا لشکر تباہ و برباد ہو کر رہ گیا اور یاس و حسرت کے ساتھ اپنے انجام کو دیکھ کر واصل جہنم ہوا۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

فضائل قرآن کریم

(فوزیہ محمود بنت مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا بابرکت کلام ہے اور اس کے بے شمار فضائل ہیں۔ فضائل کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ فضائل سے کیا مراد ہوتی ہے؟ عربی زبان میں فضائل جمع کا صیغہ ہے اور فضائل قرآن سے مراد قرآن کریم کی وہ خوبیاں ہیں جو قرآن کریم کو دیگر مذاہب کی کتابوں سے ممتاز ثابت کرتی ہیں۔ قرآن کریم سے پہلے جس قدر بھی الٰہی کتابیں نازل ہوئیں وہ آج کسی نہ کسی شکل میں دنیا میں موجود ہیں ان کا جائزہ لینے کے بعد قرآن کریم کے بعض نمایاں فضائل سامنے آتے ہیں۔ مثلاً

پہلی فضیلت:- قرآن کریم کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ آج روئے زمین پر صرف قرآن کریم ہی اپنے اصل الہامی الفاظ میں موجود ہے۔ جبکہ دیگر تمام مذہبی کتب میں طرح طرح کی تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور یہ جاننا مشکل ہو گیا ہے کہ ان کی الہامی عبارت کیا تھی یہ گویا قرآن کریم کی پہلی اور عظیم الشان فضیلت ہے۔

دوسری فضیلت:- قرآن کریم کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ صرف اسی بابرکت کلام کی دائمی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے جبکہ دیگر الہامی کتابوں کی دائمی حفاظت کا نہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا اور نہ ان کی حفاظت کا انتظام کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ کتابیں آج محرف و مبدل ہو چکی ہیں لیکن قرآن کریم اس نقص سے بالکل پاک ہے اس کا ایک ایک لفظ ایک ایک شعشہ وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل تھا اور قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں آج بھی موجود ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور اس کی حفاظت کا وعدہ الٰہی قیامت تک اس کے محفوظ رہنے کی ضمانت دے رہا ہے قرآن کریم کی یہ دوسری نمایاں فضیلت ہے۔

تیسری فضیلت:- قرآن کریم کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ صرف یہی کتاب کامل اور اکمل رنگ میں نازل ہوئی ہے اس کی تعلیم ہر طرح سے مکمل ہے انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو تصور میں نہیں آسکتا جس کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم ہماری رہنمائی نہ کرتی ہو اسی لئے اس کو دائمی شریعت کا درجہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جبکہ دوسری مذہبی کتابیں خاص وقت اور حالات میں رہنمائی کرتی تھیں۔ اور وہ بھی زندگی کے محدود مسائل کے بارہ میں۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ انسان کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں۔

چوتھی فضیلت:- قرآن کریم کی چوتھی فضیلت یہ ہے کہ اس کی تعلیم دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے خواہ وہ کسی بھی ملک، قوم یا رنگ سے تعلق رکھتا ہو۔ لیکن دوسری مذہبی کتب کو یہ مقام حاصل نہیں۔ ان میں سے کوئی یہودیوں کے لئے تو کوئی صرف عیسائیوں کے لئے کوئی ہندوؤں کے لئے ہے تو وہ بھی ہندوؤں کے ایک مخصوص طبقہ کے لئے۔ سارے ہندو اس کتاب کو نہ پڑھ سکتے ہیں نہ ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کے لئے کامل ہدایت ہے۔

پانچویں فضیلت:- قرآن کریم کی پانچویں فضیلت یہ ہے کہ اس کی تعلیمات زندہ تعلیمات ہیں جن پر عمل کر کے جس طرح ماضی میں انسان کا تعلق اپنے خدا سے قائم ہو سکتا تھا ویسی تاثیر اس کی تعلیم میں آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی قیامت تک اس کے اندر یہ خوبی اور صلاحیت قائم رہے گی جب کہ دوسرے مذاہب کی کتب اس لحاظ سے مردہ ہو چکی ہیں اور ان پر عمل کر کے آج کسی کے لئے ہرگز ممکن نہیں کہ اس کا زندہ تعلق اپنے خدا کے ساتھ قائم ہو جائے۔ قرآن کریم میں یہ اعجازی خوبی موجود ہے کہ اس کی پاکیزہ تعلیم انسان کے اندر حقیقی پاکیزگی پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا رشتہ اور تعلق قائم کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قرآن کریم کی خوبیوں کا جہاں ہمیں علم عطا فرمائے وہاں ان خوبیوں کو اپنی زندگی میں سمونے اور قرآن کریم کی حقیقی تصویر بننے کی توفیق بخشے آمین۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمائیے! سالانہ چندہ صرف بیس روپے
میجر ماہنامہ انصار اللہ - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اسلم حال مقیم واشنگٹن کا نکاح عزیزہ ریحانہ شاہین بنت مکرم فضل رحیم صدیقی صاحب آف صدر راولپنڈی سے مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب نے بیس ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی میں پڑھا احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(قاضی محمد یوسف واقفِ زندگی دفتر تحریکِ جدید)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بھائی عزیزم مظفر احمد نے امسال میٹرک کا امتحان گورنمنٹ تعلیم اسلام ہائی سکول سرگودھا بورڈ سے ۷۲۴/۸۵۰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور ربوہ کے تمام سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں کا نتیجہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(نسیم احمد دارالعلوم شرقی ربوہ)

ولادت

عزیزم محمد سلیمان یوسف سینئر پروجیکٹ انجینئر G.E.C. کو نیٹری انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ رمضان المبارک کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت محمد فرقان یوسف نام تجویز فرمایا ہے۔ نو مولود خاکسار کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب سابق کارکن دواخانہ خدمتِ خلق کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ صالح اور خادمِ دین بنائے اور اپنے ہر قسم کے فضلوں کا وارث بنائے۔

(قاضی محمد یوسف واقفِ زندگی دفتر تحریکِ جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کی چچی محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ حکیم محمد یعقوب صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء بروز پیر قریباً اسّی برس کی عمر میں گوجرانوالہ میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ کے بعد تدفین احمدیہ قبرستان گوجرانوالہ میں ہوئی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، مخلص، فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے ملتجی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے جملہ پسماندگان کا ہر دم ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد شریف گوجرانوالہ)

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں داخلہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں ایم اے / ایم ایس سی کے سال اوّل کے داخلے ۲۳ جولائی سے شروع ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۷ اگست ہے۔ جو طلباء و طالبات داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ۷ اگست تک فارم جمع کروا دیں:۔

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، اردو، انگلش، شماریات، پولیٹیکل سائنس، ہسٹری، فارمیسی، ایم بی اے، اسلامیات، اکنامکس،

اور اپنے ساتھ مندرجہ ذیل اسناد کی تین تین فوٹو کاپیاں (مصدقہ) لیتے آئیں۔ میٹرک، ایف اے، بی اے، این سی سی، ڈومیسائل، میڈیکل سرٹیفکیٹ، کیریکٹر سرٹیفکیٹ،

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

فیض الحق قمر
شعبہ ریاضی کمرہ ۷۲/A ابوبکر ہال۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان)

قراردادِ تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک ہنگامی اجلاس بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۸۴ء منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت پاس کی گئی:۔

"جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر اپنے دلی حزن و ملال و گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ اللہ تعالیٰ کی درگاہِ قدس میں عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و رحم سے مرحوم نواب زادہ صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انہیں اپنی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

اس صدمے کے موقع پر افراد جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان اپنے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ و دیگر افراد خاندانِ مبارک و تمام افراد خاندان حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نیز حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و تمام افراد خاندان حضرت میر سید محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم و مغفور سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

(اراکین جماعت احمدیہ کوئٹہ (بلوچستان)

بجنات کیلئے اعلان

شعبہ مال کے نوماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ اور ممبری ناصرات موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ اس طرف خصوصی توجہ دے کر جلد از جلد مرکز بھجوانے کی کوشش کریں تاجلد بجٹ پورا کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۶۷۲۴ جو کہ رسید نمبر ۱ تا ۱۰۰ مستعمل شدہ ہے۔ بقیہ رسیدات قابل استعمال ہیں۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر سے گم ہو گئی ہے اگر کسی صاحب کو اس رسید بک کے متعلق علم ہو تو وہ نظارت بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مطلع فرما دیں۔ نیز اس رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

- کیا آپ کی مجلس میں کوئی ایسا طفل تو نہیں جو نماز باجماعت ادا نہ کرتا ہو
- ہر ماہ کم از کم دو تربیتی اجلاسات منعقد کروائیں۔
- ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ نماز تہجد باجماعت ادا کروائیں۔
- ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار چھ سال سے گردن اور اعصابی دردوں کی وجہ سے بیمار ہے اور سخت تکلیف میں مبتلا ہے (رانا نذیر احمد سارچوری ٹاؤن شپ لاہور)
- خاکسار کے بہنوئی بوجہ شوگر بیمار ہیں۔ (عبدالرشید تبسم دارالنصر شرقی ربوہ)
- میرے والد مکرم چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ اور والدہ صاحبہ دونوں ہی کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ (چوہدری انور احمد باجوہ رحیم یار خان)
- عزیزم عامر جمشید شدید بیمار ہے اسے علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا ہے۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)
- خاکسار کی ہمشیرہ کا پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا زخم ابھی تک مندمل نہیں ہو سکا۔ کمزوری بہت ہے۔ (بشارت احمد ورائچ۔ رحمان پورہ لاہور)
- مکرم رانا رفیق احمد صاحب آف لاہور دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اسی طرح مکرم حاجی سلطان احمد صاحب آف نارنگ منڈی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (محمد بشیر شاد۔ سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ "ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اُس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اُس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے حاصل ہونے کی یہی نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر چیز پر اُسی کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کیلئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں.....

..... ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اُس کی سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجا لاتا ہے تب تو اس کے اس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دُعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اُس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱-۵۲)

حقیقی خوشی کا موجب

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیف برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی برداشت نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اسی عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۷۶)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

ہمارے پیارے آقا کی ایک بہت ہی پیاری یہ نصیحت بھی ہے۔ اس لئے پیارے اطفال بھائیو! آپ پہلے سے بڑھ چڑھ کر دینی کاموں میں حصہ لیں۔ اور نمازیں پڑھیں، تلاوت قرآن کریم کریں اور اپنے اللہ سے بہت پیار کریں۔

(ایڈیشنل سیکرٹری نمونہ)

برائے فروخت

بھٹہ خشت مل سیر

احمد نگر کالووال روڈ پر لب سڑک

رابطہ: عبدالسمیع ظفر، عبدالرشید فا

ایجنسی شیزان - ربوہ

برائے فروخت

ایک عدد ڈیپ فریزر بہترین حالت میں برائے فروخت موجود ہے - بیرون ملک سے درآمد شدہ

شمس ریکارڈنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

احباب مطلع رہیں

خاکسار نے آر الیم صاحب سب تحصیل ربوہ عدالت کے احاطہ میں عرائض نویسی اور رجسٹری کی تحریر کا کام شروع کیا ہے۔ احباب کرام ڈیلر صاحبان خاکسار سے تعاون فرما کر خاکسار کو خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں

خاکسار

اللہ داد خان علوی - کوالیفائیڈ اور لائسنسدار عرائض نویس درجہ اوّل

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے۔

(مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان)

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

ضرورت ہے:

ادویات کی تیاری و پیکنگ کے لئے چند پیکرز کی ضرورت ہے۔ نیز ملک بھر میں ادویات کی بکنگ کے لئے سیلز ایجنٹس اور سیلز آفیسرز کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو سیلز آفیسرز گریجوایٹ چاہئیں۔ درخواستیں مع تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد از جلد بھجوائیں۔

مینیجر کیو ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

fly the British way

I take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493

British airways

AL-MAHMUD AQSA ROAD, RABWAH.